سوال: نکاح شغار (وٹہ سٹہ) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
جواب: اسلام میں نکاح شغار (وٹہ سٹہ) جائز نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا شغار فی الاسلام) اور ایک دوسری روایت میں ہے: (نهی رسول اللہ عن الشغار) (سنن ابن ماجہ باب النہی عن الشغار)

سوال: کیا شادی شدہ عورت بذات خود آگے نکاح کر سکتی ہے یا اس کا ولی پہلے نکاح کے ہوتے ہوئے آگے کسی مرد سے نکاح کر سکتا ہے۔
جواب: شادی شدہ عورت کا بذات خود آگے نکاح کرنا یا اسکا ولی پہلے نکاح کے ہوتے ہوئے آگے کسی مرد سے نکاح کر دے تو یہ شرعاً حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿والمحصنت من النساء﴾ جس طرح ماں، بہن، بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے اسی طرح شادی شدہ عورت سے بھی دوسرے مرد کیلئے نکاح کرنا حرام ہے (سورۃ النساء: پارہ ۵)

سوال: خاوند نے اپنی بیوی سے، جب وہ پاکستان میں تھا، اپنی بہن اور ماں کی موجودگی میں بآواز بلند اپنی بیوی پر یہ شرط لگائی کہ آج کے بعد میرے گھر میں ہونے والی کوئی بھی بات تم نے مجھ سے جب بھی چھپائی تو تمہیں خود بخود طلاق واقع ہو جائے گی اور اسی وقت اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس وقت آپ اِسے میکے چھوڑ آیئے گا۔ بیوی اُس وقت حمل سے تھی۔ بیوی نے ایک بات چار ماہ تک اپنی ساس کے منع کرنے پر اپنے خاوند کو نہ بتائی، جب وہ بیرون ملک جا چکا تھا۔ بیوی نے یہ معلوم ہونے کے بعد کہ اِس شرط کی موجودگی میں بات چھپانے سے واقعی طلاق ہو جاتی ہے، چار ماہ کے بعد خاوند کو وہ بات بتا دی۔ اِس کے علاوہ بھی گھر کی بہت سی باتیں جن سے گھر میں جھگڑے اور فساد کا خطرہ تھا، بیوی نے خاوند کو ابھی تک بھی نہ بتائیں۔ سوال یہ ہے کہ اِس شرط کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ کیا اِس شرط سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر ہو جاتی ہے تو کیا ایک طلاق ہوتی ہے یا